

Posted On Kitab Nagri

زنجیرِ محبت

فلزہ ارشد

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

قسط نمبر-5

"میں تھک چکا ہوں یار۔۔"

انص نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لیا وہ چہرے سے ہی پریشان دکھ رہا تھا۔

"تھکن تو ہو گی جب منزل سامنے ہے مگر پھر بھی دوڑ رہے ہو تو لازمی ہے تھکن ہو گی۔۔"

ہادی نے ٹیبیل پر پانی کا گلاس رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیا کروں اسے کہہ دوں کہ میں ہی وہی ہوں جو تم سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور سامنے رہ کر دیکھتا بھی نہیں۔۔"

پانی کا گلاس ہاتھ میں لیتے ہی اس نے ایک ہی سانس میں چڑھا لیا۔۔

"پتا نہیں اس کا کیار د عمل ہو گا یہی سوچ کر ڈر لگتا ہے اب تو اس کے سوا غیر سانس بھی لینا مشکل ہے۔۔"

وہ بے بس لگ رہا تھا۔ ہادی خاموشی سے اسے سن رہا تھا پھر اسے تسلی دی۔۔

"تمہاری مجبوری تھی اس وقت اپنی شناخت چھپانا مگر بہتر ہے کہ اب بتا دو کہ تم کون ہو تو اس سے تمہاری ہی مشکل حل ہو گی۔۔"

جو ہو گا دیکھ لینا مگر تمہیں اب یہ کام کرنا ہو گا۔۔

ہادی کی تسلی کے بعد اس نے بھی اثبات میں سر ہلایا جیسے اس کی بات سے وہ متفق ہو۔۔

"مے آئی کم ان۔۔"

اس کی آواز سے وہ دونوں ہی چونکے۔۔

اجازت لینے کے بعد وہ اندر آچکی تھی وہ انزب ہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

"سر نہیں ہیں؟ مجھے ان کو آج کے پروگرام کی ڈیٹیل دینا تھی۔"

وہ دونوں رحمن صاحب کے آفس میں بیٹھے تھے اسی لئے وہ ان کا پوچھ رہی تھی۔۔

"نہیں وہ نہیں ہیں آپ مجھے بتادیں۔۔"

ان کے بعد ہادی بھی سب کچھ دیکھ لیتا تھا تھوڑی دیر میں وہ اسکے ساتھ مل کر ڈسکس کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جب کہ انصب جو ہمیشہ سامنے اسے نظر انداز کرتا تھا آج وہ اس سے نظر نہیں ہٹا پارہا تھا۔۔۔ شاید اس لئے بھی کہ وہ حقیقت بتانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔

آج وہ سیاہ رنگ کے سوٹ میں غضب ڈھارہی تھی میک اپ سے عاری چہرہ صرف لبوں پر ہلکی رنگ کی لپسٹک سچی تھی۔۔ بالوں کو جوڑے میں لپیٹا تھا جسکی کچھ لٹیں بار بار چہرے پر آرہی تھی۔۔ انصب کا دل چاہا وہ ان بالوں کو سمیٹ لے مگر ابھی اپنی کسی خواہش کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا تھا۔۔ اسی لئے دیکھنے میں ہی اکتفا کیا۔۔ انز شہادی سے بات کر رہی تھی مگر انصب کی نظریں اسے کنفیوز کر رہی تھی۔۔ کبھی اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی تو کبھی بالوں کو کان کے پیچھے کرتی۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا جلدی سے بات ختم ہو اور وہ یہاں سے بھاگ نکلے۔۔ کام ختم ہوتے ہی وہ واقعی یہاں سے تیزی سے باہر کی جانب نکلی۔۔۔

"اے کمینے انسان ہمیشہ تو نظریں نیچے کر لیتا تھا آج ہی دیدے پھاڑنے کی کیا ضرورت تھی۔۔" شہادی نے اسے مکہ مار کر غیرت دلانے کی کوشش کی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آج دل پر قابو رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔۔"

وہ قہقہہ لگا کر، منسنے ہوئے اٹھنے لگا۔۔

"اب کہاں جا رہا ہے؟ ہمیں کیس پر بات نہیں کرنی تھی؟؟"

شہادی نے آنکھیں نکالی۔۔

"تیرا شتہ لینے جا رہا ہوں سسرال چلے گا؟"

عجیب سے جواب پر شہادی نے اسے گھوری سے نوازا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسے نہ دیکھ خود سے پہلے تجھے شادی کرنے نہیں دوں گا۔"

ہادی نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔

"ابے تیری تو میں کیا پوچھ رہا ہوں تو کیا بکواس کر رہا ہے"

"تمیز سے بات کرنا سیکھو تمہارا آفیسر ہوں۔۔"

انص نے فرضی کالر کھڑے کیئے۔۔

"اوہ واقعی یاد آگیا آپ کو آفیسر صاحب؟"

ہادی نے آبرو اچکا کر طنزیہ لہجہ اپنایا۔۔

"اب ڈرامے نہ کر اس گدھے کو بھی ساری رپورٹ دینی ہے۔۔"

انص نے اپنا کوٹ اٹھایا اور ہادی کو باقاعدہ آفس سے باہر کی طرف دھکیلا۔۔

"کچھ تو شرم کر لے یار۔۔"

ہادی نے شرم دلانے کی کوشش کی جو بالکل ہی ناکام ہوئی۔۔

"شرم یہ کیا ہوتی ہے کہاں ملتی ہے اور ملے تو پلیز مجھے ضرور بتانا۔۔"

"انص تو آج میرے ہاتھ سے قتل ہو جائے گا۔"

وہ دونوں اسی طرح لڑتے ہوئے چینیل کی بلڈنگ سے باہر آچکے تھے۔۔

"جب تک میں انزش کو سچ نہ بتا دوں مہربانی کر کے یہ کرنے کی کوشش نہ کرنا میں اس حسرت کو لے کر مرنا نہیں

چاہتا۔۔"

انص نے باقاعدہ چہرے پر افسردگی سجا کر کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں کار میں بیٹھ چکے تھے۔۔

"تیرا کچھ نہیں ہو سکتا واقعی کچھ نہیں ہو سکتا۔"

ہادی نے جیسے ہار مانتے ہوئے اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا۔۔

"تم یہی چاہتی ہو نہ کہ میں اپنی اصلیت تم پر ظاہر کروں؟ اپنے حقیقی چہرے کے ساتھ تمہارے سامنے آؤں؟" اتوار کو عمو مادیر سے اٹھتی ہے تو اپنے روم میں ہی رہ کر کل کے شو کی رپورٹ مکمل کر رہی تھی جب اس میسیج نے انزہ کی توجہ اپنی جانب کی۔

"تو تمہارے تحفظات مجھ سے دور ہو گئے ہیں یا تمہارے سارے مشن ختم؟" دل دھڑکا بھی تھا خوشی کی لہر بھی اٹھی تھی مگر وہ انزہ کی بات کم ہی زبان پر لاتی تھی۔ میسیج لکھا بھی تو یہ جو طنز سے بھت پور تھا مگر انصب مسکرا اٹھا۔

"جو بھی سمجھ لو آج مل کر سچ بتا دوں گا۔ کیفے میں شام سات بجے تمہارا انتظار کروں گا۔"

اس نے مشہور کیفے کا نام لیا جو گھر سے کافی فاصلے پر تھا۔
www.kitabnagri.com

انزہ نے وقت دیکھا آج سنڈے تھا اس کے شو کا دن نہیں تھا۔۔

تین بج رہے تھے یعنی صرف چار گھنٹے تھے۔۔

جلدی سے وہ اٹھ کر الماری کی جانب آئی۔۔

اپنے کپڑوں کے انتخاب میں آج پہلی بار اسے مشکل پیش آرہی تھی۔۔

"عابدہ۔۔ عابدہ۔"

Posted On Kitab Nagri

اتنے سارے جوڑے بیڈ پر پھیلائے ملازمہ کو آواز دینے لگی۔۔

"جی چھوٹی باجی۔۔"

کسی چھلاوے کی طرح وہ حاضر تھی۔۔

"مجھ پر ان میں سے کون سا اچھا لگے گا۔۔"

"ہیں باجی پاگل ہو گئی ہیں یا آج ان کا دماغ کام نہیں کر رہا۔۔"

انز ش کو حیرت سے دیکھتی بچاری دل میں ہی سوچ سکی۔۔

اسے حیرت سے منہ کھولا دیکھا تو انز ش کو بھی اپنی عقل پر ماتم کرنا پڑا کس سے پوچھ لیا۔۔

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی بیڈ پر پڑا موبائل بلنک کرنے لگا۔۔

واٹس ایپ میں اس کے میسیج نے انز ش کو چونکنے کے ساتھ مسکرا نے پر مجبور کر دیا۔۔

"ملازمہ کی وہ نظر کہاں ہو گی جو ہماری ہے۔۔ آپ سیاہ رنگ کے لباس میں غضب ڈھاتی ہیں اس لئے سائیڈ پر

رکھی سیاہ فراق منتخب کریں۔۔"

مسیج پڑھ کر وہ بے ساختہ بالکنی کے پار جھانکنے پر مجبور ہو گئی مگر ناکام ہوئی تو مایوس سی دور ہو گئی۔۔۔

"باجی جی میں جاؤں۔۔"

عابدہ کی آواز سے وہ چونکی۔

"آ۔۔ ہاں سنو یہ ڈریس جلدی سے پریس کر کے دو۔۔"

وہ اسے وہی فراق دے کر دوبارہ کپڑے الماری میں رکھنے لگی۔۔

وقت

Posted On Kitab Nagri

دیکھا تین بج کر تیس منٹ ہو گئے تھے۔۔

"اف یہ وقت پر لگا کر اڑ رہا ہے۔۔"

سکرین پر بڑے بڑے سیاست دان کو خاموش کروانے والی آج اپنی محبت کا سامنہ کرنے سے گھبرار ہی تھی۔۔

"اپنی محبت؟ کیا وہ میری محبت ہے۔۔"

اپنی ہی سرگوشی پر وہ چونکی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے عکس دیکھا جہاں آنکھیں اس کی ملاقات کا سوچ کر ہی چمک رہی تھی۔۔

"آپی کہیں جا رہی ہو؟"

وہ نیل فائر کر رہی تھی جب فاطمہ اس کے روم میں آئی۔۔

"ہاں ضروری میٹنگ ہے پی سی میں کسی کے ساتھ۔۔"

کہتے ہوئے وہ نظریں چرانے لگی۔۔

"میرا پیڈی کیور کر دو گی؟"

انز ش کی بات پر فاطمہ نے ابرو اچکائے۔۔
www.kitabnagri.com

"آپی یہ میٹنگ تو مجھے مشکوک لگ رہی ہے۔۔"

فاطمہ کی نگاہیں بھی مشکوک تھی انز ش جھینپ گئی۔

"بکو اس نہ کرو جلدی سے کر دو۔۔"

"وہ اس کا پیڈی کیور کر کے فارغ ہوئی تو پانچ بج چکے تھے۔۔"

"میرا شک بالکل درست ہے۔۔ یہ وہ کیپ والا لڑکا اور وہ میسج کال وہی ہے نہ۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اس کی بات سے انز ش چونکی۔۔

"تم نے دیکھا ہے۔۔"

تجسس سے پوچھتی وہ آگے کو ہوئی۔۔

"نہیں شکل کبھی نظر نہیں آئی مگر اکثر دیکھا ہے آپ کے کمرے کی جانب نظر ہوتی ہے اور میسج پڑھے تھے ایک بار۔۔"

اب مزے سے کہتے ہوئے وہ میگزین اٹھا کر ورق پلٹنے لگی۔۔

"فاطمہ کی بچی نکلو یہاں سے۔۔"

اب انز ش نے چیخ کر کہا تو وہ ہنسنے لگی۔۔

"ویسے بہت رومانٹک لگتے ہیں۔۔ آج کی تیاری بھی رومانٹک لگ رہی۔۔"

فاطمہ نے جاتے جاتے کہا تو انز ش نے کشن اسے پھینک کر مارا جس سے بچتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اسی وقت عابدہ کمرے میں داخل ہوئی جو کپڑے پریس کر کے لائی تھی۔۔

"یہیں رکھ دو۔۔"

www.kitabnagri.com

اس کے کمرے سے جانے کے بعد وہ نہانے چلی گئی۔۔

گیلے بالوں کو ڈرائیر کرتے بھی اس کے لب مسکرا رہے تھے۔۔

جب سیاہ فراق کو پہن کر آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو آنے والے متوقع سوچ سے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

جب وہ اسے دیکھے گا تو اس کے دل کی دھڑکن کی رفتار سوچ کر ہی بڑھ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

چہرے پر لائٹ سامیک اپ کیا۔۔ پنک کلر کی لپسٹک لگاتے ہوئے اس کے ہونٹ مسکرانے لگے۔۔ شرمیلی
مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔۔
بال کو نیچے سے پر مٹنگ کر کے کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

پاؤں کو سیاہ رنگ کی سینڈیل میں مقید کیا۔ آخری بار تنقیدی نگاہوں سے آئینے میں اپنا جائزہ لیا اور سیاہ رنگ کا ہی کلچ لے کر وہ اب مکمل تیار تھی کہ میسیج کی ٹون نے اسے متوجہ کیا۔۔

"اگر ایک سیلفی مل جاتی تو جلتے دل کو قرار آجائے گا۔۔"

مسیج ریڈ کر کے اس نے مسکراتے ہوئے سیلفی لی اور جلدی سے اسے سینڈ کر کے موبائل کلچ میں رکھا۔۔

نیچے آئی تو اسما پکن میں عابدہ کے ساتھ مل کر کھانے کی تیاری کروا رہی تھیں۔۔

"انز ش کہیں جا رہی ہو؟" اسے تیار دیکھا تو پوچھ بیٹھیں۔۔

"جی ماما میں ایک فرینڈ سے ملنے پی سی جا رہی ہوں تھوڑی دیر ہو سکتی ہے۔۔"

وہ اب خود مختار تھی جاسکتی تھی اکثر عشا کی طرف چلی جاتی کبھی کسی ارجنٹ پروگرام کے لئے سنڈے کو بھی جانا پڑتا کوئی خاص بات نہ تھی مگر نجانے کیوں آج اس کا اسما کے سامنے دل دھڑکا زبان بھی لڑکھرائی پہلی بار جھوٹ

جو بول رہی تھی۔۔

"تمہارے لئے ڈنر کی تیاری کر رہی تھی میں۔۔"

www.kitabnagri.com

وہ تھوڑا مایوس ہوئیں ایک دن تو بیٹی گھر پر رہتی تھی تو وہ بہت اہتمام سے اس کے لئے کھانا بنا رہی تھیں۔۔

"میری پیاری امی میں ڈنر تک آ جاؤنگی بس اچانک پلان ہوا۔۔"

اسے افسوس ہوا مگر اب کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔

"ٹھیک ہے خیریت سے جاؤ۔۔"

انہوں نے اس کے گال پر پیار کیا اور دعا کے حصار میں اسے اجازت دی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹ آف لک۔۔"

فاطمہ نے آکر کان میں سرگوشی کی۔۔

"ہٹو بد تمیز۔۔"

انز ش مسکراتے ہوئے نکلی اسے یہ شرارت اچھی لگی تھی۔۔

دھڑکتے دل کو سنبھالتی وہ کار میں بیٹھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکی تھی۔۔

آج پہلی بار اس کا چہرہ دیکھنا تھا یہ ایکسائٹمنٹ اسے فطری تھی۔۔

جس شخص نے پانچ سالوں سے اسے دیوانہ بنا رکھا تھا آج وہ اس کے روبرو تھا۔۔

انصب بھی ہر طرح سے خود کو تیار کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

وہ خود بھی سیاہ رنگ کے تھری پیس سوٹ میں خوب رو لگ رہا تھا۔۔

مگر وہ بہت سے خدشات میں گھرا تھا جب انز ش کو اس کی اصلیت پتا چلے گی تو وہ کیا کرے گی۔۔

انصب کو میجر کے روپ میں دیکھ کر اس کا کیار د عمل ہو گا وہ سوچ سوچ کر ہی وہموں اور خدشوں کا شکار ہو رہا تھا

مگر انز ش کی سیلفی دیکھ کر اس کا موڈ خوش گوار ہو گیا اب وہ کیفے میں ایک ٹیبیل پر بیٹھ کر اس کا بے صبری

سے انتظار کر رہا تھا جو تصویر میں غضب ڈھا رہی تھی حقیقت میں کیا قیامت برپا کرے گی۔۔

یہ سوچ کر ہی وہ مسکراتے لگا۔۔

انز ش کار سے اتر کر داخل ہوئی اور اس کے بتائے گئے ٹیبیل کے جانب بڑھنے لگی۔۔

مگر یہ کیا وہ ٹیبیل پر پہنچ چکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی بھی وہ سر پر کیپ لگائے نیچے کو جھکا ہوا تھا۔۔

انز شزروس سی کھڑی رہی پھر اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

انصب نے نگاہیں اٹھائی اور اپنا مخصوص کیپ اتار کر رکھا تو انز شز کی نگاہیں جم گئی۔۔ اسے لگا اسے کوئی دھوکا ہوا ہے مگر وہ حقیقت تھا۔۔

وہ کوئی اور نہیں بلکہ انصب فراز تھا ہادی کا دوست۔۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ نہیں ہو سکتا وہ حیران سی بڑبڑا رہی تھی۔۔

"پلیز بیٹھ جاؤ ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں اسے اس طرح دیکھ کر وہ بھی گڑبڑا گیا۔۔

"انز شز میں ہی میجر انصب ہوں جو شروع سے تمہارے ساتھ رہا۔۔

میری مجبوری تھی میں تمہیں سب بتا دیتا۔۔ ریلی سوری۔۔"

وہ شرمندہ سا اپنی حقیقت بتا رہا تھا جب کہ انز شز صدمے کے عالم میں بیٹھی اس حقیقت کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

جسے ہادی کا دوست سمجھا باس کے دوست سمجھ کر عزت دی انکسور کیا وہ شخص وہ تھا جو اتنے سالوں سے اس کی محبت میں گرفتار تھا۔۔

مطلب اس جاب کا اچانک ملنا اسکا یوں لایو شو کرنا اس کے باس کی شفقت اور اتنا احترام یہ سب اتفاقاً نہیں تھا۔ بلکہ انصب کے کہنے پر جاب دی گئی اسے اس کی قابلیت نہیں انصب کی وجہ سے وہ مقام ملا۔ پھر سے اس شخص نے اسے اس کی نظروں میں گرا دیا۔ جیسے وہ کسی قابل نہیں۔

وہیں بیٹھے بیٹھے سارے حساب کتاب جیسے وہ کرنے لگی۔ اور جو حاصل ہوا وہ سب اسکا خسارہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"انز ش کچھ تو کہو۔۔۔"

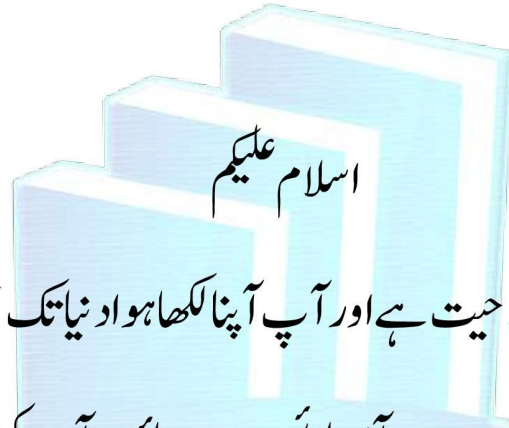
اس کی خاموشی سے وہ گھبرا گیا۔۔

"مم۔۔۔ مجھے کچھ وقت چاہئے اس سیچویشن کو سمجھنے کے لئے۔۔"

ویٹیر کھانا رکھ کر جا چکا تھا مگر اس نے کسی بھی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"انز ش پلز بات کو سمجھنے کی کوشش کریں میں آج آپ کو یہی بتانا چاہتا تھا۔ میں سمجھ سکتا ہوں مگر آپ میری

بات تو سنیں۔۔"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ انزس کو اٹھتا دیکھ کر پریشان ہوا۔۔

"سوری انصب یا میجر انصب مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کیا کیا اور کیسے یقین کروں۔۔ ایک طرف آپ مجھ سے محبت کا اظہار کرتے رہے دوسری جانب مجھے نظر انداز کرتے رہے۔۔ اور مجھے لگتا تھا آپ وہ شخص ہیں جو مجھے دیکھتے ہی سب کچھ بھول بیٹھیں گے۔۔"

وہ پتا نہیں کس کس بات پر رو رہی تھی انصب شرمندہ سا اسے سن رہا تھا۔۔

"جس شخص نے اپنی شناخت چھپائی مجھ سے ہر بات جھوٹ کہا میں کیسے اس پر یقین کر لوں کہ وہ مجھے زندگی بھر خوش رکھ سکتا ہے مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔"

وہ بے یقینی کے آخری درجے میں تھی۔

"شناخت چھپانا میری مجبوری تھی اگر میں اس وقت تمہارے سامنے کھل کر آ جاتا تو میرے پروفیشن میں مسائل پیدا ہو سکتے تھے۔ ٹھیک ہے میں تم سے محبت کرتا ہوں تم میری پہلی ترجیح ہو مگر یہ بات بھی حقیقت ہے کہ میں اپنے پروفیشن کو تم سے دور رکھنا چاہتا ہوں۔ اپنے مسائل کو تم پر عیاں نہیں کرنا چاہتا میرے دکھ میرے ہیں اس میں کسی کی شراکت داری برداشت نہیں۔

انزس نے اس بات ہر بے ساختہ اسے دیکھا جو اس وقت روڈ اور انجان سا لگا جیسے فون پر ہو جاتا تھا جب اس کے پروفیشن کی بات آتی وہ ایسا ہی سنجیدہ ہو جاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ بھی خوب کہا آپ نے میجر انصب آپ کے مسئلے آپ کے اپنے مگر میرے مسئلوں کا ٹھیکہ آپ نے کیوں اٹھا رکھا تھا؟" کیوں دلوائی مجھے یہاں جاب؟"

انصب کو اب کی بار جھٹکا لگا۔ وہ اتنی ذہین تھی فوراً ہی سب سمجھ گئی۔

"اب خاموش کیوں ہیں؟ آپ کیا سمجھتے ہیں مجھ پر اتنے احسان کریں گے کہ میں آپ کے احسان تلے دب جاؤں اور آپ جو کہتے جائیں وہ کرتی جاؤں نہیں بس بہت ہوا۔ آپ کی دی گئی جاب اور آپ میری جانب سے بھاڑ میں جائیں۔"

جذباتی انزس نے منٹوں میں فیصلہ لئے کیا۔ انزس کے لئے یہ سب قبول کرنا بہت مشکل تھا وہ ابھی اس کی سنجیدگی کو نوٹ نہیں کر سکی۔

ابھی اس کا اپنا دل ٹوٹا تھا اسے وہاں نہیں بیٹھنا تھا یہ فیصلہ کر چکی تھی۔

"آپ بھاڑ میں جائیں اور آپ کا پروفیشن بھی میں جیتی جاگتی انسان ہو کوئی روبرو نہیں جو بات آپ جب کہہ دیں جو بن کر میرے سامنے آئیں گے میں قبول کر لوں گی۔"

اب کی بار اس کا لہجہ مضبوط آنکھیں سرخ تھیں۔ انصب نے نظریں اٹھائی کیا کچھ نہیں تھا انزس کی آنکھوں میں۔ وہ تیزی سے کلچ اٹھا کر ٹیبیل سے اٹھتی اس سے دور ہو رہی تھی اور وہ وہاں بیٹھا اسے روکنے کی ہمت نہیں کر سکا۔ اتنے سخت رد عمل کی اسے توقع نہیں تھی۔

وہ صدمے سے وہاں بیٹھا اس کی پشت تکتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

آج پہلی بار اسے کارڈ رائیو کرتے ہوئے مشکل پیش آرہی تھی کیونکہ آنکھوں کے سامنے دھند جو چاہرہ ہی تھی۔
انسو تھے جو بار بار آنکھوں کے پردوں سے جھانک رہے تھے۔ جسے بے دردی سے وہ گال ہر گڑتی تیزی سے
ڈرائیو کر رہی تھی کہ اچانک بازگشت سنائی دی۔

"خیریت سے جاؤ۔"

میری ماں میرا انتظار کر رہی ہوگی۔ فاطمہ بے چینی سے میری واپسی کی منتظر ہوگی۔ اور میں خود کو کس کے لئے
رلا رہی ہوں۔ گاڑی تیز چلا رہی ہوں مجھے کچھ ہو گیا تو ماں سے زیادہ دکھ کسی کو نہیں ہوگا۔ "اور وہ جس کے لئے
اپنا پروفیشن زیادہ اہم ہے اور میں اس کے لئے اپنی فیملی کو اگنور کر رہی تھی۔"
اب کی بار ایک عزم سے آنسو پونچھے۔

"میں انزس ہوں انزس وقار جو دھوکہ دینے والوں کو معاف نہیں کرتی۔ میرے دل سے اتر جائے گا وہ شخص
بلکل اتر جائے گا۔"

خود سے کہتی خود کو ہی موٹیویٹ کر رہی تھی۔ انسان جو باتیں خود سے کر کے خود کو جس طرح موٹیویٹ کر سکتا
ہے وہ دنیا کے بڑے سے بڑے موٹیویشن سپیکر سے موٹیویٹ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں خود کے لئے وقت نکالنا چاہیے
پندرہ منٹ ہی صحیح مگر سمارٹ فون کو دور کر کے فیس بک، انسٹا اور واٹس ایپ سے آف لائن ہو کر کچھ وقت خود کو
دے کر اس سے پوچھیں آج اس نے جو فیصلے کئے وہ ٹھیک تھے۔ اس کے انجام سے خود کو باخبر کریں۔ آنے
والے کل کو پلان کریں۔ اگر تسلی کی ضرورت ہے تو خود ہی اپنے آپ کو دیں اگر کوئی بڑا کام کرنے جارہے ہیں تو
گہری سانس لیں ایک تھکی خود کو دیں اور کہیں "یو کین ڈو ایوری تھنگ۔" آپ کامیاب ہونگے ضرور ہونگے۔
آج کل کے ڈیجیٹل دور میں کسی کے پاس دو منٹ کا وقت بھی نہیں جو آپ کو تسلی دے یا موٹیویٹ کرے وہ آپ

Posted On Kitab Nagri

کو موٹیویٹ کرنے کے بھی پیسے لے گا اس لئے اپنا وقت اور اپنے پیسے خود پر خرچ کریں۔ آپ کو اپنی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

وہ خود کو بھرپور تسلی دینے کے بعد گھر پہنچ چکی تھی۔ دروازے کے اندر داخل ہونے سے پہلے اس نے اپنا چہرہ تھپتھپایا۔

اپنی گاڑی سے اتر کر وہ جلدی جلدی لان کے ذریعے اپنے کمرے میں جا رہی تھی۔ کم سے کم اس وقت وہ کسی سے بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔ خاص طور پر فاطمہ کی شوخ نگاہوں سے بچنے کے لئے وہ جلدی سے سیڑھیاں چڑھتی گئی۔

"انزش آگئی بیٹا جلدی آگئی۔"

اسما بچن سے ہی نکل رہی تھیں اسے دیکھا تو پوچھ بیٹھیں مگر اس نے نظر انداز کر دیا۔ ہر آنسو کی وجہ بتائی نہیں جاسکتی ہر آنسو ماں کے کاندھے سے لگ کر بہائے نہیں جاتے۔ کچھ غم ہمارے ذاتی ہوتے ہیں جسے ہمیں جھیلنا ہوتا ہے۔ وہ جانتی تھی اگر اس وقت مڑی تو ماں کی محبت بھری آنکھوں کے آگے رک نہیں سکے گی اسی لئے نظر انداز کرنا ٹھیک لگا۔

www.kitabnagri.com

وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر چکی تھی۔ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے جسم سے ہر وہ چیز نوچ کر اتار رہی تھی جو اس شخص کی محبت میں خود کو پہنائی تھی۔

لپسٹک کو بے دردی سے صاف کیا جو پہلی بار کسی شخص کو سوچ کر ہونٹوں پر لگایا تھا۔ کالے رنگ کی ایئر رنگ کو کان سے نوچ کر اتارا کہ کان میں درد سی لہراٹھی مگر وہ بغیر اپنی تکلیف کی پرواہ کئے خود کی ذات کے اندر سے اس شخص کی ہر یاد کھروچ کر نکال دینا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر یادیں کہاں اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑتی ہیں۔ چیزیں پھینکی جاسکتی ہیں۔ تصویروں کو جلایا جاسکتا ہے موبائل پر تمام میسج ڈیلیٹ ہو سکتے ہیں۔ فیس بک، واٹس ایپ اور انسٹا پر بلاک کا آپشن اسی لئے موجود ہوتا ہے۔ مگر دل میں نقش یادوں کو مٹانے کی اب تک کوئی ٹیکنالوجی نہیں آئی۔ اب تک اس کا کوئی حل نہیں نکل سکا کہ دل میں کسی کی بسی یادوں کو کس طرح کھرچ کر نکالا جائے۔ اسے تصویر کی طرح دل سے کیسے جلایا جائے وہاں کیسے بلاک کیا جائے۔

رات گہری ہو رہی تھی۔ وہ اس سیاہ لباس کو دوبارہ ہاتھ نہیں لگانا چاہتی تھی اس لئے اسے ایک طرف رکھ کر ملازمہ کو دینے کا ارادہ کر چکی تھی۔ جبکہ وہ نیا لباس تھا جو اس نے آج پہلی بار پہنا تھا۔ بیڈ پر لیٹی رات کی طرح وہ بھی سسک رہی تھی۔ یہ جانے بغیر اس کے کمرے کے باہر سردی میں ٹھہرتا ہوا کوئی شخص بھی نیند آنکھوں میں کاٹ رہا ہے۔

وہ خود کو اس وقت حد سے زیادہ مظلوم اور دوسروں کے ہاتھوں استعمال ہوئی سمجھ رہی تھی جسے بیوقوف بنایا گیا ہو۔ جبکہ اسی گھر کے باہر سامنے سنسان سڑک پر کالے رنگ کی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا سامنے کھڑکی کو تک رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ خود کو مظلوم سمجھتے ہوئے یہ بھول گئی تھی آج اس پر اعتماد اور اس مقام پر صرف اس کی محبت نے پہنچایا تھا۔ مگر بعض اوقات ہم کسی کی محبت کو حق سمجھ کر وصول کرتے ہیں لیکن وہی شخص کوئی غلطی کرے یا اس سے ہمارے اعتماد کو ہلکا سا بھی ٹھیس پہنچے تو ہماری انا سر اٹھا کر ہمیں بلندی میں پہنچا دیتی ہے۔ ہمارا دل اپنے اعتماد کے ٹکڑے ہونے پر رورہا ہوتا ہے اور اس شخص کی معافی ہمارے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی ہمیں ہمارے ٹوٹے ہوئے اعتماد پر دکھ ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اس شخص کی گزشتہ محبت اس کے ہم پر احسان اور خلوص سب بھول جاتے ہیں۔ بہتر نہیں جس وقت ہمیں اس شخص کی کوئی خطا تکلیف دے ہم اسی وقت اس شخص کے ساتھ گزارا ہوا ماضی یاد کریں۔ اس کے معافی پر اس کی محبت پر نظر کرم کر لیں۔ انزہ نے بھی یہی کیا وہ اسکی محبت کو بھول گئی تھی یہ بھی کہ وہ شخص آج بھی اس کے ایک آنسو دیکھ کر اپنی نیند کھو بیٹھا ہے۔

انزہ نے موبائل کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ کپڑے تبدیل کر کے وہ نماز پڑھنے لگی۔ نماز کو مکمل کرنے کے بعد دعا کے لئے جیسے ہی اس نے ہاتھ اٹھایا آنکھوں سے موتی کی قطار میں آنسو بہتے چلے گئے۔ انسان دل میں جب چوٹ لگی ہو تو خدا کے سامنے بچوں کی طرح بلک کر روتا ہے۔

وہ بھی کسی بچے کی طرح اپنے رب کے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔

سجدے سے اٹھی تو اس کا دل پر سکون تھا۔ پر سکون سی وہ جب وہاں سے اٹھی تو کھڑکی پر یوں ہی ہوا لینے کی غرض سے کھڑی ہو گئی۔ مگر دوسرے جانب جیسے کسی نے پر سکون سانس لی وہ صرف اس وقت اس کے لئے وہاں موجود تھا۔ جس کے پیچھے ریسٹورنٹ سے باہر بھی گیا مگر وہ کہیں نہیں ملی۔ فون اس وقت سے آف تھا واٹس ایپ میں آف لائن تھی۔ وہ پریشان ہو رہا تھا پاگل کی طرح اس کے حفاظت کی دعا کرتا رہا۔ خود کو گالیاں دیتا لعنت ملامت کرتا کہ یہ سچ چھپایا کیوں اور چھپایا تو آج ہی بتایا کیوں۔

جب اس کے دل کو کسی طرح قرار نہیں آیا تو رات کے پر سکون وقت وہ اس کے گھر کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ مسلسل دو گھنٹے سے وہ کبھی کار میں بیٹھتا کبھی باہر ٹھہرنے لگتا مگر اس پری کی ایک جھلک نظر نہیں آئی۔ نہ اس کی خبر ملی کہ وہ یہاں خیریت سے پہنچ چکی ہے۔ انزہ کی خیریت معلوم کرنے کے لئے وہ بغیر کسی انجام کی پرواہ کئے بغیر وہاں

Posted On Kitab Nagri

کھڑا رہا اور اس کے صبر کو پھل مل گیا۔ اس کے بے قرار دل کو قرار آ گیا۔ جب وہ کھڑکی پر کھڑی ہوئی۔ انصب کے دل کو سکون ملا۔ بے ساختہ اس نے گہری سانس لے کر اس کے صحیح سلامت ہونے پر شکر ادا کیا۔ انزہ بادلوں میں چھپے تنہا چاند کو دیکھ رہی تھی جب اسے کسی کی نظروں کا ارتکاز ہوا۔ نظروں کو زیادہ مشکل پیش نہیں آئی۔ وہ اپنی مخصوص جگہ پر کھڑا سے ہی دیکھ رہا تھا۔ کچھ پل کے لئے انزہ کا دل بے ترتیب ہوا۔ کیونکہ آج وہ بغیر کسی کیپ کا سہارا لئے اپنے اصلی چہرے کے ساتھ کھڑا تھا۔ اسے دیکھتے ہی انصب نے مسکرانے کی کوشش کی مگر انزہ نے تیزی سے کھڑکی کے پردے برابر کئے اور واپس اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

کچھ پل کے لئے دل کو جو سکون ملا تھا وہ پھر سے بے سکون ہو چکا تھا۔ انصب اب پر سکون ہونے والا تھا دل کی حالت اس کی جانتا تھا مگر ابھی اس کی جان سب سے زیادہ اہم تھی وہ اس کے دل کو ٹھیک کر دے گا

"ہاں یہ وقتی دھچکا ہے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"

خود کو تسلی دیتے ہوئے وہ گھر کی طرف واپس لوٹ رہا تھا۔ اس کی جھلک دیکھ کر وہ پر سکون سونے والا ہے جبکہ انزہ اس کی جھلک دیکھنے کے بعد بے سکون رہنے والی تھی۔

کانٹوں میں بسر کرنے والی رات کی صبح بھی اتنی ہی بیزار تھی جتنی ہونی چاہئے۔ کسی کے برسوں دل میں پلنے والا خواب ٹوٹا تھا سوگ منانا تو بنتا تھا۔ اس لئے صبح کے دس بج چکے تھے وہ کالج نہیں گئی۔ پڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا آج وہ خود کو پڑھانے والی تھی صبر کا سبق۔

Posted On Kitab Nagri

دس سے گیارہ پھر دن کے بارہ بج گئے۔ کسی نے کمرے میں جھانکا بھی نہیں شاید امی نے سمجھا ہو میں آج آرام کر رہی ہوں۔ تب ہی کسی کو ڈسٹرب کرنے نہیں دیا۔

ماں کے خیال رکھنے کے اس انداز پر وہ مسکراتی ہوئی اٹھ گئی۔ کل کے بعد پہلی مسکراہٹ بارہ گھنٹے بعد مسکراہٹ چہرے پر آگئی تھی "جلد میں بھول جاؤنگی سب کچھ۔"

پانی کے چھپکے چہرے پر مار آئینے میں سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے خود کو پھر تسلی دی۔

تولیے سے چہرہ تھپتھپایا۔ کمرے میں آکر بال سلجھانے لگی۔ کبھی بالوں کی لٹ کنگھی میں الجھ جاتی کبھی وہ اچانک سے کنگھی ہاتھ میں لئے بھول جاتی کہ ابھی کیا کام کر رہی تھی۔ آدھے گھنٹے لگے اس کو خود کو ذہنی طور پر تیار کیا اور بظاہر خود جو تروتازہ بھی تاکہ دیکھنے والا اس کے اندر کے دل کا حال نہ جان سکے۔ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس سے مطمئن ہونے کے بعد اسے یاد آیا کہ رات سے موبائل بند ہے۔ کالج کی چھٹی بھی بغیر اطلاع کے کی ہے۔ وہ پڑھانا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی مگر اب ایک عدد ریگزی نیشن لیٹر لکھ رہی تھی جس میں دوسرے شہر ار جنٹ جانے کی وجہ لکھ کر سینڈ کیا۔ اب کمرے سے باہر نکلی باقی کام اسے اپنی ماں سے ملنے کے بعد ان کو مطمئن کرنے کے بعد کرنے تھے۔ وہ منصوبہ بنا چکی تھی کہ اسے اب کیا کرنا ہے بس عمل باقی تھا۔

وہ اس وقت لیمن رنگ کے عام سے گھریلو کپڑے میں تھی۔ بالوں کا جوڑا بنائے موبائل ہاتھ میں لئے وہ لاونج کی طرف آئی جہاں اس کی توقع کے مطابق اسما سے ٹی وی کے سامنے صوفے پر بیٹھیں لیموں کے رس جار میں بھرتی نظر آئیں۔ موسموں کے لحاظ سے ان کے گھر میں اچار سے جار بھر رہا تھا۔

ٹی وی پر کوئی بریکنگ نیوز چل رہی تھی جسے انہماک سے وہ سن رہی تھیں۔ ساتھ میں جار بھی بھرتا جار ہا تھا۔ "کیا ماں آپ بھی اس سڑے ہوئے نیوز چینل کو کھول کر بیٹھی ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

اسما بیگم نے جار کو سائیڈ پر رکھا رس سے بھرے ہاتھوں کو ٹیبل پر پڑے کپڑے سے صاف کیا بغور اسے دیکھا۔
"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری صبح کیوں نہیں اٹھی؟ شام کس سے ملنے گئی تھی؟ جب سے آئی ہو کمرے میں بند ہو؟"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

اس کو جواب دئے بغیر وہ الٹا اس سے سوال کر رہی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ سب کچھ جان لینا چاہتی تھیں۔

انز ش نظریں چرا کر خود کو ٹھیک کرتی ریموٹ ڈھونڈنے لگی۔

"ماں سے دکھ بانٹنے سے درد کم ہوتا ہے درد دینے والا شخص ماں سے زیادہ قابل بھروسہ تھا؟" انہوں نے جس انداز سے کہا انز ش تڑپی تھی۔

ماضی میں اس کے ساتھ وہ نہیں ہوا جو ہونا چاہئے اس کی شخصیت کو جسے پر اعتماد بنانا تھا وہ کمی کسی اجنبی نے پوری کی مگر وہی اجنبی دکھ دے چکا تھا۔

آخر اسے اپنوں کے کاندھے کا ہی سہارا لینا پڑا اور اس اجنبی کے لئے آنسو بہانے لگی جو اس کا بہت اپنا بن چکا تھا اتنا کہ اسے اپنوں سے بڑھ کر لگنے لگا تھا۔

"ماں ایسا کیوں کیا اس نے؟ میری نظروں کے سامنے تھا وہ اور مجھ سے جھوٹ کہتا رہا۔ مجھ سے چھپتا رہا جبکہ میرے سامنے تھا وہ۔ میں کیسے نہیں پہچان سکی اسے کیوں نہیں سمجھ سکی۔ وہ میرے ساتھ چھپنے والا کھیل کھیل رہا تھا۔ بیوقوف بناتا رہا مجھے۔"

ایک آنسو اگر رب کے سامنے نکلتے ہیں تو دوسرے آنسو ماں کی گود میں بھی نکلتے ہیں۔ وہ رو رہی تھی بے ربط بول رہی تھی۔ جبکہ جسے کہہ رہی تھی۔ وہ صرف اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتی اس کے اندر کاسب غبار نکالنا چاہتی تھیں۔

جبکہ کوئی سوال کچھ نہیں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

بس نرمی سے بال سہلاتی رہیں۔

وہ ابھی اس سے کچھ نہیں پوچھنا چاہتی تھی۔ مکمل بات نہ بھی بتاتی تو بھی ماں تھیں بے ربط اور ادھوری باتیں بھی سمجھ گئی تھیں۔

جبکہ انزس ان کی گود میں آتے ہی اپنے دکھ کھولنے لگی تھی۔ اتنے سالوں سے سینے میں دبائے راز آج ماں کے سامنے اقرار کر رہی تھی۔

"بس میری چندہ بس رو کر خود کو ہلکان نہیں کرو۔ محبت دینے والے کبھی درد نہیں دیتے۔ اگر اس نے تمہیں تکلیف دی ہے تو پھر سمجھ جاؤ اس نے تم سے کبھی محبت نہیں کی۔ اگر وہ شخص تمہیں درد دینا نہیں چاہتا تھا مگر پھر بھی تمہیں تکلیف پہنچی ہے تو پھر اس شخص کو اس وقت تم سے زیادہ درد ہوگا۔"

ان کی اس بات پر انزس نے چونک کر نظریں اٹھائیں۔ اپنی ماں کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ اسے رات کا اس کا چہرہ یاد آیا۔ دور سے بھی پریشانی اس کے چہرے پر نظر آرہی تھی۔ اس کی آنکھیں تو ہمیشہ ہی اس سے سب کہتی تھیں۔

"کیا سوچ رہی ہو بیٹا؟"

www.kitabnagri.com

وہ کہے بغیر ان کے گلے سے لگ گئی۔

"ماں میں اس لمس کے لئے تڑپتی رہی میں نے بہت سارے دکھ اکیلے جھیلے ہیں۔ بہت سے لوگوں کی چھٹی باتوں کو سوچتے بند کمرے میں بیٹھ کر راتیں روتے ہوئے گزاری ہیں۔"

"بہت دل چاہتا تھا آپ کے گلے لگوں اپنے غم کو آپ کے کاندھے لگ کر بہا دوں۔"

وہ اسے سن رہی تھیں۔ ان کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"مڈل کلاس ماؤں کے پاس گھر کے مسائل اور الجھن بہت ہوتے ہیں کہ ان کے پاس ان چیزوں کا وقت نہیں ہوتا وہ اپنی اولاد کو گلے لگا کر اس کے غم سن سکیں۔ اور وقت ہو بھی تو وہ سمجھتی ہیں بچے بڑے ہو گئے انہیں اب اس ظاہری محبت کی ضرورت نہیں۔

جبکہ ہر عمر میں بچوں کو خاص طور پر بیٹیوں کو ماؤں کے کاندھے کی، ان کی گود کی ان کے لمس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماؤں کو بیٹیوں کے لئے اپنی گود میں ہر عمر میں جگہ دینی چاہئے تاکہ وہ ان میں چھپ کر اپنے غم بہا سکیں۔ دونوں کافی دیر تک ایک دوسرے کے ساتھ رہیں۔ آج انزس اس شخص کی طرف سے دکھی ہونے کے باوجود پر سکون محسوس کیا۔ ماں سے غم ہلکا کر لیا تھا۔ آج کا دن تو پر سکون گزرنے والا تھا۔ دل کا ایک گوشہ پر سکون تھا مگر ایک گوشے میں درد سا اٹھتا تھا۔ وہ آج کچن میں خود سے کچھ بنانا چاہتی تھی۔

بریانی اس کی پسندیدہ ڈش تھی اس لئے بریانی کی تیاری کرنے لگی۔ اسے یاد آیا پہلے جب بھی اس کا دل اداس ہوتا وہہ کو کنگ میں خود کو مصروف کر کے کچھ وقت کے لئے خوشی محسوس کرتی تھی۔ فاطمہ کالج سے آئی تو اسے کچن میں مصروف دیکھ کر چونک کر دوبارہ پلٹ کر آئی۔ انزس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

انزس جو چاول کے پانی میں نمک ملا رہی تھی حیرت سے اسے دیکھا۔
"آپی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے پھر یہ چھٹی کر کے کو کنگ؟"

حیرت اور مزے سے کہتی وہ فرج سے بوتل نکال کر منہ لگانے لگی جب انزس نے اس کے ہاتھ سے بوتل چھینی۔
"انسان بنو اور گلاس میں پیو اور شکر ادا کرو میں ٹھیک ہوں اب بکو اس نہیں کرو کپڑے چینج کرو۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ وہاں سے چلی گئی تو انزش جلدی سے چاول کو دیکھنے لگی جو ہو گئے تھے۔ اب مصالحہ کو نکالتی طے لگانے لگی۔
بریبانی کو دم دے کر کمرے میں آئی۔ اس سے پہلے وہ فریش ہوتی موبائل کی رنگ نے اسے چونکنے پر مجبور کر دیا۔

جاری ہے

